**OPEN ACCESS: "*EPISTEMOLOGY*"**
eISSN: 2663-5828;pISSN: 2519-6480
***Vol.9 Issue 10 December 2021***

# خصوصی افراد کے حقوق اور سیرت طیبہ

# RIGHTS OF SPECIAL PERSONS IN THE LIGHT OF SEERAH

**Dr. Shahida Parveen**
*Associate Professor / Director, Institute of Islamic Studies,*
*University of the Punjab, Lahore.*

**Abstract:**Islam is the code of lifestyles for every and anybody, the message of Islam to all consisting of our disabled and bodily impaired brothers and sisters is one in all wish and persistence. in the Qur'an, Allah the Almighty has promised us that "with every worry there is a remedy," Allah creates and recreates something He desires. He has created human beings in unique races, colorings, and with differing abilities. some are endowed with positive abilties and abilities even as missing those talents (physical or otherwise) and as a result are disabled, or physically impaired. This paper will highlight the teaching and exercise of Holy Prophet saw in above said area and advocate an appropriate measures to establish these individuals inside the modern-day Muslim international.
**Keywords**:Physically impaired, differing abilities, Prophetic course, chronic illness, and high-placed, Shari`ah matter.

اسلام بنی نوع انسان کے لیے ابدی فوز و فلاح کا ضامن اور حقیقی خیر خواہی کا پیامبر ہے۔ یہ دین ہر انسان کے حقوق کی ادائیگی کا اہتمام کرتا ہے اور یہ حقوق رنگ و نسل، شکل صورت اور مقام و مرتبہ سے ماوراء ہو کر عطا کرتا ہے۔ اسلام جہاں صحیح و سالم انسانوں کے حقوق کا خیال رکھتا ہے وہیں وہ ان انسانوں کو بھی نظر میں رکھتا ہے جنہیں رب تعالیٰ نے آزمائش کے لیے جان و مال میں سے کسی کمی میں مبتلا کیا ہے۔ نہ صرف ان کی ضروریات کا خیال رکھتا ہے بلکہ انہیں اسلامی معاشرے کا رآمد ممبر بنانے کے لیے ان کی بقدر وسعت صلاحیتوں سے استفادہ کی ترغیب دلاتا ہے تاکہ وہ معاشرے کا عضو معطل بن کر نہ رہ جائیں۔

## خصوصی افراد سے مراد

خصوصی افراد کے لیے لفظ معذور بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اس لفظ کا مادہ عذر ہے:

العذر لغة: الْحُجَّةُ الَّتِي يُعْتَذر بِهَا ، أَي خروجٌ مِنَ الذَّنْبِ (1)

لغت میں معذور سے مراد ایسے سبب کا حامل ہونا ہے جس کی بنا کسی شخص کو گناہ سے خارج کر دیا جاتا ہے:

العذر : رَفَعْتُ عَنْهُ اللَّوْمَ فَهُوَ مَعْذُورٌ أَيْ غَيْرُ مَلُومٍ (2)

**معذور** وہ شخص جسے ایسا عارضہ لاحق ہو کہ کسی کام کے نہ کرنے پر اسے ملامت نہ کی جائے۔

اردو میں لفظِ معذوری کسی بھی جسمانی یا دماغی نقص اور عیب کو بیان کرنے کے لئے مستعمل ہے۔ معذور دراصل عربی لفظ ہے جس کا مادہ (ع ذ ر) ہے۔ اسی مادے سے جب اسم مفعول آتا ہے تو مفعول کے وزن پر معذور آتا ہے۔ اس کا مطلب ہوتا ہے (عذر رکھنے والا شخص) یعنی جسمانی یا دماغی عارضہ یا بندش کا شکار فرد۔ معذور کے معنی "عذر کیا گیا، بہانہ کیا گیا، مجبور۔"

**معذور الخدمت:** کے معنی یہ ہے "نوکری سے معاف کیا گیا، بیمار، پنشن یافتہ اور معذور رکھنا کے معنی ہیں "معاف رکھنا، قابل عذر سمجھنا"(3)

فقہ اسلامی کی رو سے ایسے تمام لوگ جو کسی بھی شرعی عذر (سفر، بیماری، نسوانی عوارض اور معذوری) کی وجہ سے احکامِ شرعیہ پر عمل نہ کر سکتے ہوں تو یا پھر انہیں احکام شرعیہ پر عمل کرنے کے حوالے سے کچھ آسانی حاصل ہو اور وہ دینی رخصتوں کے مستحق ہوں تو انہیں "اہلِ اعذار" کہا جاتا ہے۔

ازھری کہتے ہیں:"اذا صار ذا عیب و فساد"

جب کسی شخص میں دماغی یا جسمانی یا حسیاتی طور پر مستقل عیب یا فساد واقع ہو تو وہ معذور کہلاتا ہے۔(4)

"UK Disability Discrimination Act,1995 (A physical or mental impairment which has a substantial and long term adverse effect on a person ability to carry out normal day-to-day activities."(5)

ایسا دماغی یا جسمانی عارضہ جو کسی فرد کے روزمرہ کے معمولاتِ حیات کی انجام دہی کی صلاحیت واہلیت پر دیرپا اور طویل اثرات مرتب کرے یا بالفاظ دیگر وہ ایک فرد کے کام کرنے کی صلاحیت ختم یا کم کردے۔ گویا وہ عوارض جو پیدائشی ہوں جن سے سننے، سمجھنے، سوچنے، یاد یکھنے کی صلاحیت متاثر ہو یا کسی بیماری یا حادثہ کے نتیجے میں انسان کی صلاحیتیں اور اعضاو جوارح متاثر ہو جائیں۔ معذوریت ایک وسیع اور جامع اصطلاح ہے۔ انسان کی طبیعت و مزاج کی حساسیت اور دماغی و جسمانی عوارض معذوری کے مفہوم میں شامل ہیں۔ زندگی کے فرائض و معاملات انسانی بدن کی کلی یا جزوی صلاحیت سے متاثر ہوتے ہیں اور معذور افراد معاشرے کے دیگر افراد کے مقابلے میں مساوی سطح پر فرائض انجام دینے یا کام کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔(6)

اپاہج اور مفلوج کی اصطلاحات اب مستعمل نہیں ہیں اس لئے کہ یہ اصطلاحات معذور زندگی کے مکمل ناکارہ پن کا تصور دیتی ہیں اور معذور افراد میں احساسِ کمتری اور احساسِ محرومی پیدا کرتی ہیں۔

## معذوری کی اقسام

1. بہرا پن۔
2. نگاہ کا ایک جگہ نہ ٹکنا۔
3. ذہنی علالت۔
4. غور و فکر کی صلاحیت سے محروم ہونا۔
5. آٹزم سپیکٹرم ڈس آرڈر پیدائشی طور پر میڈیکل علالت ہونا(ASD )ڈاون سنڈروم، مخنث وغیرہ
6. Acquired brain Injury پیدائشی دماغی علالت۔
7. جسمانی معذوری مثلاً لنگڑا ہونا ہر وہ جسمانی معذوری جس کی بنا پر صحت مند افراد کی طرح ادھر ادھر

حرکت میں رہنا ممکن نہ ہو۔

8. بصارت سے محروم ہونا۔[7]

ان تمام اقسام کی معذوری کے لیے "ICF" کی اصطلاح میڈیکل دنیا میں متداول ہے۔

''The World Health Assembly on May22,2001approved the International classification of Functioning,Disability and Health and its abbreviation is "ICF".''[8]

عذر کی بناپر کسی فرد کو شرعی رخصت حاصل ہوتی ہے:

## خصوصی اصطلاحات

عصرِ حاضر میں معذور افراد کی بجائے "خصوصی افراد" اور معذور افراد کے حقوق کی بجائے "خصوصی حقوق" کی اصطلاحات مروج ہیں یہ اصطلاحات ان خصوصی افراد پر مثبت اثرات مرتب کرتی ہیں " جب معاشرے میں ہر شخص معذور فرد کو خصوصی کہہ کر پکارے گا (اواندھے،اولنگڑے نہیں کہے گا) معذور فرد کو ایک خصوصی مقام و مرتبہ دے گا ،اس کی ضروریات کو مد نظر رکھ کر آگے بڑھے گا،اس کی متبادل صلاحیت کی تعریف کرے گا تو معذور فرد سے معذوری کا احساس جاتا رہے گا اس طرح وہ اپنی کمزوری پر قابو پالے گا اور معاشرے کا نارمل اور بہتا ہم فرد بن جائے گا ملکی ترقی میں اپنا کردار ادا کرنے کے قابل ہو جائے گا اور اپنا وقت پریشان اور مایوس ہونے کی بجائے کسی مثبت سر گرمی میں گزارے گا۔ کسی بھی طرح کی معذوری آزمائش ہے اور اس فرد کی بھی آزمائش ہے اور اس کے جملہ متعلقین جن میں سربراہ حکومت بھی شامل ہے،ان سب کی آزمائش ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۭ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ "[9]

اور ہم ضرور تمہارا امتحان لیں گے تمہیں خوف اور فاقے میں مبتلا کر کے، نیز جان و مال اور پھلوں کے خسارے میں مبتلا کر کے۔ اور (اے نبی!) صابر افراد کو خوشخبری دے دیجئے۔

اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کا ساتھ دیتا ہے۔ جو شخص مصیبت کے وقت صبر کرے گا اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے

موافق اس کو پورا اجر دے گا۔ ہر نیکی کا اجر دس درجہ سے لے کر سات سو تک ہے مگر صبر جیسی مشکل چیز ہے اسی طرح اس کا ثواب بھی اندازہ سے باہر ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے بسند معتبر مروی ہے کہ پروردگارِ عالم اپنے بعض بندوں کو عقبیٰ میں بڑا درجہ دینا چاہتا ہے لیکن ان کے اعمال اس درجہ کے قابل نہیں ہوتے، اس لئے ان کو بعض مصیبتوں سے آزماتا ہے۔ اور جب وہ صابر رہتے ہیں تو ان کو صبر کے اجر میں اللہ تعالیٰ عقبیٰ میں بڑے درجہ کے قابل کر دیتا ہے۔

## مخصوص افراد کے لیے قرآنی اصطلاحات

قرآنِ کریم نے معذوری کا اظہار اشارہ و کنایہ کے اسلوب سے کیا ہے اور قرآن کریم میں مذکور اصطلاحات بعینہ وہی ہیں جو آج کی جدید دنیا معذوریت کے تناظر میں استعمال کر رہی ہے۔

1۔ اولی الضرر

خصوصی افراد کے لیے اولی الضرر کی اصطلاح مروج ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ" (10)

"اہلِ ایمان میں سے بیٹھے رہنے والے جنہیں کوئی عذر نہیں اور وہ اہل ایمان جو اللہ کے راستے میں اپنے مال اور اپنی جان سے لڑنے والے ہیں، برابر نہیں ہو سکتے۔"

2۔ الضعفاء

ارشاد باری تعالیٰ ہے

"لَيْسَ عَلَي الضُّعَفَاۗءِ وَلَا عَلَي الْمَرْضٰى وَلَا عَلَي الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ"(11)

"کمزوروں پر کوئی گناہ نہیں ہے اور نہ ہی بیماروں پر کوئی گناہ ہے اور نہ ہی ان پر جن کے پاس خرچ کرنے کے لئے کچھ نہیں ہے جب کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ خیر خواہی کریں۔"

3۔ المستضعفین

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا"(12)

"مگر وہ بے بس مرد اور عورتیں اور بچے جو کوئی تدبیر نہیں کر سکتے اور نہ وہ کوئی راہ پا رہے ہیں۔"

4۔ الفقراء

قرآن کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا"(13)

"درحقیقت صدقات (زکوۃ) تو مسکینوں اور فقیروں کے لئے ہیں اور ان صدقات (جمع کرنے) کے کام پر مقرر کارکنوں کے لئے ہیں۔"

آیت مذکورہ میں زکاۃ کے بیان کردہ آٹھ مصارف میں سے پہلا مصرف "فقراء" کا ہے۔ اصطلاح میں فقیر کا مطلب ہے کہ ایسا شخص جس کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹی ہوئی ہو اور جس انسان کو ریڑھ کی ہڈی کا عارضہ لاحق ہو جائے یا ہڈی ٹوٹ جائے تو اس کا اس کے جسم کا زیریں حصہ مفلوج ہو جاتا ہے اور وہ شخص کمانے کے لائق نہیں رہتا۔ لہٰذا عربی زبان میں اس کا استعارہ معذور افراد پر ہوتا ہے۔

"الرجل كسرت فقاره و هى عظام صلبه"

"ایسا شخص جس کی ریڑھ کی ہڈی میں مرض یا شکستگی کی وجہ سے درد ہو۔"

مولانا محمد آصف قاسمی لکھتے ہیں:

"دین اسلام ہر مومن کو ایک غیرت ایمانی عطا کرتا ہے اور اس کو ہر اس جگہ سے دور کر دیتا ہے کہ جہاں اس کی غیرت متاثر ہو سکتی ہے یا اس کو اپنی حاجت کے لئے دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی ضرورت پڑ سکتی ہے اس لئے یہ ذمہ داری حکومت اسلامی کی رکھی گئی ہے کہ وہ ایسے لوگوں کے حالات پر نظر رکھے جو اپنی غیرت کی وجہ سے کسی کے سامنے دست سوال دراز نہیں کر سکتے۔ اس مقصد کے لئے زکوۃ وصدقات کے نظام کو قائم فرمایا گیا ہے تاکہ آج وہ شخص جو اپنی سی کوشش کے

باوجود حالات کے سامنے بے بس ہو گیا ہو اس کو معاشرہ کا با اعتماد فرد بنانے کیلئے سہارا دیا جائے۔ آج وہ زکوۃ لینے والا ہو تو کل وہ دوسروں کو زکوۃ دینے کے قابل بن سکے۔"[14]

"للفقرآء والمسکین"۔ان دو الفاظ کی تفسیر و تعبیر میں متعدد اقوال نقل ہوئے ہیں۔ محققین نے یہ معنی لئے ہیں کہ فقیر اس نادار کو کہا جاتا ہے جو سوال نہ کرے اور مسکین ایسا نادار شخص ہوتا ہے جو سوال کرے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حسن بصریؒ، جابرؒ بن زید، مجاہدؒ اور زہریؒ سے بھی یہی قول نقل کیا گیا ہے۔

قال الزهری: الفقیر الذی لایسئل والمسکین الذی یسئل وروی ابن سماعة عن ابی یوسف عن ابی حنیفة فی حد الفقیر والمسکین مثل هذا (جصاص) وروی عن ابن عباس (رض) والحسن و جابر بن زید والزهری و مجاهد "قالوا الفقیر المتعفف الذی لایسال والمسکین الذی یسال فکان قول ابی حنیفة موافقا لقول هولاء السلف"[15]

قرآن مجید میں نابینا فرد کا تذکرہ بڑے احترام کے ساتھ کیا گیا ہے اور اسے اشرف المخلوقات ہونے کے اسی شرف سے نوازا گیا جن سے صحیح و سالم افراد کو نوازا گیا۔

5۔ السفہاء

"فَاِنْ کَانَ الَّذِیْ عَلَیْهِ الْحَقُّ سَفِیْهًا اَوْ ضَعِیْفًا اَوْ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُّمِلَّ هُوَ فَلْیُمْلِلْ وَلِیُّهٗ بِالْعَدْلِ ؕ"(16)

"پھر اگر مقروض بیوقوف یا کمزور ہو یا وہ خود لکھوانے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اس کا ولی (سرپرست) عدل سے لکھوادے۔"

سفیہا۔ بے وقوف، بے عقل۔ سفہ وسفاہۃ (باب کرم) بیوقوف ہونا۔ جاہل ہونا۔ بروزن (فعیل) صفت مشبہ کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ عاجز۔ احمق (ابن زید) جاہل (مجاہد) مبذر المال، فضول خرچ (الشافعی)۔ ضعیفا۔ ضعیف۔ سست۔ کمزور۔ ضعف (باب سمع) مصدر بروزن فعیل صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ ضعیف العقل۔ ضعیف الرائے۔ ضعیف یہاں ایک جامع لفظ ہے۔ نابالغ اور پیر فرتوت سب اس میں آجاتے ہیں۔

## 6۔ نابینا، اپاہج اور مریض کو اولی الضرر میں شامل کیا گیا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَيْسَ عَلَي الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَي الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَي الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰٓي اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ (17)

مطلب یہ ہے کہ محتاج و معذور لوگوں کو صحت منداور تندرست افراد کے ساتھ کھانا کھانے میں کوئی دشواری یا حرج نہیں ہونا چاہئے۔ دورِ جاہلیت میں اس قسم کے معذور و محتاج آدمی مال داروں اور صحت منداور تندرست افراد کے ساتھ کھانا کھانے سے احتراز کیا کرتے تھے۔ انہیں یہ گمان ہوتا تھا کہ شاید لوگوں کو ہمارے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے سے نفرت ہو اور ہماری بعض حرکات سے انہیں تکلیف پہنچتی ہو۔ اور در حقیقت بہت سے لوگوں کو واقعی بعض لوگوں سے وحشت اور نفرت ہوتی بھی تھی۔ نیز بعض مسلمانوں کو یہ خیال پیدا ہوا کہ ایسے معذوروں اور مریضوں کے ساتھ کھانے میں شاید اصول عدل و مساوات قائم نہ رہ سکے۔ اسی وجہ سے وہ ساتھ کھلانے میں احتیاط کرتے تھے کہ حق تلفی نہ ہو۔ دوسری صورت یہ پیش آتی تھی کہ یہ محتاج و معذور لوگ کسی کے پاس گئے۔ وہ شخص ان کی مدد کی طاقت نہ رکھتا تھا اس لئے وہ انہیں از راہ بے تکلفی اپنے والد، بھائی یا بہن کے گھر لے گیا۔ اس وجہ سے ان ضرورت مندوں کو یہ خیال آتا کہ ہم تو اس کے پاس آئے تھے، یہ ہمیں دوسرے فرد کے ہاں لے گیا۔ کیا معلوم ہمارے کھلانے سے ناخوش تو نہیں؟ چنانچہ ان تمام خیالات کی اصلاح اس آیت میں کر دی گئی کہ اس طرح کے اوہام میں مت پڑو۔ اللہ نے اس معاملے میں گنجائش رکھی ہے پھر تم خود اپنے اوپر تنگی کیوں کرتے ہو۔(18)

اپنے گھروں سے کھانے کا ذکر اجازت دینے کے لئے نہیں بلکہ یہ بتانے کے لئے ہے کہ اپنے عزیزوں اور دوستوں کے ہاں کھانا بھی ایسا ہی ہے جیسا اپنے ہاں کھانا، ورنہ ظاہر ہے کہ اپنے گھر سے کھانے کے لئے کسی اجازت کی ضرورت نہ تھی۔

## بصارت سے محرومی کی قانونی تعریف

W.H.O کے مطابق جس شخص کی بصارت 20/200 یا اس سے کم ہو اس کو اندھا شمار کیا جائے گا عام فہم زبان میں اگر کہا جائے تو مراد یہ ہے کہ بینائی رکھنے والا فرد کسی چیز کو دو سو فٹ کے فاصلے سے پہچان سکتا ہے لیکن جو شخص

صرف بیس فٹ کے فاصلے سے پہچان سکے وہ نابینا ہے اسی طرح جس شخص کی نگاہ بالکل تھوڑی سی جگہ تک محدود رہے قانون اسے نابینا شمار کرے گا۔

According to W.H.O.
"In U.S.A. anyone whose vision can't be corrected better than20/200 in their best eye or who has 20 degrees or less of visual remaining is considered legally blind." ([19])

## خصوصی افراد کے حقوق

خصوصی افراد کے حقوق کو درج ذیل حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

1۔ بحالی (Rehabilitation)

2۔ روزگار (Job Opportunities)

3۔ قابل رسائی نظام (Accessibility system)

## اسلام نے ان افراد کو سماجی حیثیت عطا کی

اسلام نے معذور افراد کی معذوری کو ان کی زندگی میں رکاوٹ نہیں بننے دیا بلکہ ان کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ ان کو وہی سماجی حیثیت دی جو ایک صحت مند فرد کو معاشرے میں ملتی ہے۔ اس طرح وہ فرد نہ صرف معاشرے کا مفید رکن بن جائے گا بلکہ اس کی اپنی زندگی بھی مایوسی سے محفوظ ہو جائے گی۔

قرآن کریم میں نبی ﷺ کو اس کردار اور ذمہ داری کی جانب بڑی اہمیت سے توجہ دلائی اور ایک معذور شخص کے ساتھ رویہ بہتر کرنے کی تاکید کی گئی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"عَبَسَ وَتَوَلّٰیٓ۔ اَنْ جَآءَہُ الْاَعْمٰی"([20])

"تیوری چڑھائی اور منہ موڑا اس بات سے کہ آیا اس کے پاس اندھا۔"

مولانا عبدالماجد دریا آبادی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"ایک صحابی عبداللہ بن ام مکتوم (رض) نامی نابینا تھے۔ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بعثت اور تبلیغ کا ابھی ابتدائی زمانہ تھا کہ ایسے وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس آئے، اور کوئی مسئلہ دریافت

کرنے لگے، جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس قریش کے بڑے بڑے سردار بیٹھے ہوئے تھے، جاہلی تہذیبوں میں اونچ نیچ کا فرق (Social Status) ہمیشہ بہت ہی مبالغہ آمیز رہا ہے، برہمن کے برابر شودر بھلا کہیں بیٹھ سکتا ہے؟ لارڈز کے ساتھ (Commoner) کھانے کی ایک میز پر کہیں جمع ہو سکتا ہے۔؟ قریش کے جاہلی تمدن میں بھی ایک غریب آدمی کی جسارت بڑی بد تہذیبی میں داخل تھی، اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو تبلیغ واشاعت دین کی دھن میں ان لوگوں کی تالیف قلب خاص طور پر مد نظر تھی، ایسے موقع پر ان نابینا صحابی (رض) کی نادانستہ مداخلت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو قدرۃً ناگوار گزری، (آیت) "**عبس۔ تولی۔ ان جآء**"۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لئے یہاں بجائے حاضر کے غائب کے صیغہ کا استعمال مخاطب کی رعایت عظمت کے لیے ہے (آیت) "**الاعمی**"۔ ان صحابی کے نام یا کسی اور اسم وصفی کے بجائے ان کی صفت نابینائی کر ذکر سے ادھر صاف اشارہ ہو گیا کہ سائل آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی شفقت وتوجہ کا مزید مستحق تھا۔"[21]

بینائی دل کی جاتی رہے یا آنکھوں کی دونوں کے لئے عمی کا لفظ بولا جاتا ہے۔ دل کے اندھاپن کے متعلق ارشاد ہے: **فاما ثمود فهدينهم فاستحبوا العمى على الهدى**[22] اور ثمود تھے ان کو ہم نے سیدھا راستہ رکھایا مگر انہوں نے ہدایت کے بجائے اندھاپن پسند کیا۔

"العَمَى يقال في افتقاد البصر والبصيرة، ويقال في الأوّل: أَعْمَى، وفي الثاني: أَعْمَى وعَمٍ، وعلى الأوّل قوله: أَنْ جاءَهُ الْأَعْمى[ عبس/ 2] ، وعلى الثاني ما ورد من ذمّ العَمَى في القرآن نحو قوله: صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ[البقرة/ 18] "

( ع م ی ) العمی،

یہ بصارت اور بصیرت دونوں قسم اندھے پن کے لئے بولا جاتا ہے لیکن جو شخص بصارت کا اندھا ہو اس کے لئے صرف **اعمی** اور جو بصیرت کا اندھا ہو اس کے لئے **اعمی وعم** دونوں کا استعمال ہوتا ہے اور آیت کریمہ: **أَنْ جاءَهُ الْأَعْمى**[23] کہ ان کے پاس ایک نابینا آیا۔ میں **الاعمی** سے مراد بصارت کا اندھا ہے مگر جہاں کہیں قرآن نے **العمی** کی مذمت کی ہے وہاں دوسرے معنی یعنی بصیرت کا اندھاپن مراد لیا ہے جیسے فرمایا: **صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ**[24] یہ بہرے گونگے

ہیں اندھے ہیں۔ فَعَمُوا وَصَمُّوا(25) تو وہ اندھے اور بہرے ہو گئے۔ بلکہ بصیرت کے اندھا پن کے مقابلہ میں بصارت کا اندھا پن۔ قرآن کی نظر میں اندھا پن ہی نہیں ہے۔(26)

### ان کی ضروریات کو پورا کرنا ولی کی ذمہ داری قرار دیا

اگر کسی شخص کو کوئی مجبوری لاحق ہو اس کا خیال رکھنا، اسے سہولت اور آسانی بہم پہنچانا اس کے اولیا کی ذمہ داری قرار دی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ۭ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا۔" (27)

"اور تم یتیموں کا امتحان لو حتی کہ جب وہ نکاح کی مدت تک پہنچ جائیں پس اگر تم محسوس کرو ان سے رشد و بھلائی اور سمجھ پس تم ان کو دے دو ان کے مال اور نہ کھاؤ تم ان یتیموں کے مالوں سے بڑھتے ہوئے اور جلدی کرتے ہوئے اس ڈر سے کہ یہ جلدی بڑے ہو جائیں گے۔ اور جو شخص غنی ہو پس چاہیے کہ وہ یتیم کے مال کے کھانے سے بچے اور جو شخص محتاج ہے پس چاہیے کہ وہ کھائے بالمعروف دستور کے مطابق پس جب ان کو ان کے مال تم دو تو ان پر گواہ بنالو اور اللہ تعالیٰ حساب لینے کے لئے کافی ہے۔"

اشارۃ النص کے تحت اس آیت میں وہ تمام لوگ شامل ہوں گے جو اپنا معاملہ خود انجام دینے کی قدرت نہیں رکھتے۔

### احکام میں سہولت پیدا کی

دین اسلام نے اس بات کا بھی اہتمام کیا کہ اگر کوئی شخص بیمار، مجبور یا معذور ہے اس کے لیے عبادت میں سہولت پیدا کی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا"

"اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی وسعت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتے۔"

یہاں تک سہولت عطا کی کہ نماز اگر کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتے تو بیٹھ کر پڑھ لیں اگر بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتے تو

لیٹ کر پڑھ لیں۔

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا

((صَلِّ قَائِمًا، فإنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا، فإنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ)) 28

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرو اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر اور اگر اس کی بھی نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر پڑھ لو۔"

اسی طرح اگر سفر میں ہیں یا بیمار ہیں تو روزہ بعد کے ایام میں رکھ لیں۔ روزہ کے احکام میں سہولت دیتے ہوئے فرمایا:

"اَيَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ ۚفَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۚ"29

"گنتی کے چند روز پھر اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں سے گنتی پوری کر لے۔"

ریاستی فرائض اور ذمہ داریوں سے استثنا دیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَى وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنْفِقُونَ حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ ۔"30

"کمزور و معذور افراد، بیمار افراد اور ان لوگوں پر جو، زاد راہ نہیں رکھتے، کوئی گناہ نہیں ہے اگر وہ سچے اور خالص دل کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے وفادار ہیں۔"

جہاد سے نہ صرف رخصت دی بلکہ ان کو جہاد سے ملنے والے فوائد میں شامل رکھا گیا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

"لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَى وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا"31

''کسی عذر (مجبوری) کے بغیر گھر بیٹھے رہنے والے مسلمان اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرنے والے مسلمانوں جیسے نہیں ہیں۔ اللہ نے جان و مال سے جہاد کرنے والوں کا بیٹھنے والوں پر درجہ بڑھا دیا ہے، اگرچہ ہر ایک سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ کیا ہے، اور اللہ نے لڑنے والوں کو بیٹھنے والوں سے اجر عظیم میں زیادہ کیا ہے۔''

تفاسیر میں لکھا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم (نابینا صحابی) وغیرہ نے عرض کیا کہ ہم تو معذور ہیں جس کی وجہ سے ہم جہاد میں حصہ لینے سے قاصر ہیں۔ ان کا مقصود یہ تھا کہ گھر میں بیٹھے رہنے کی وجہ سے جہاد میں حصہ لینے والوں کے برابر ہم اجر و ثواب حاصل نہیں کر سکیں گے، اس پر اللہ تعالیٰ نے (غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ) یعنی ''بغیر عذر کے'' کا استثناء نازل فرمادیا یعنی عذر کے ساتھ بیٹھے رہنے والے، مجاہدین کے ساتھ اجر میں برابر کے شریک ہیں کیونکہ انہیں عذر نے روکا ہوا ہے۔

" لاَيَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ،وَالمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ، فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً، وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَى، وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ۔"[32]

## اسلام نے خصوصی افراد کو زندگی کے دائرہ میں شامل رکھا

اگر کمزور اور معذور افراد کو زندگی کا حوصلہ نہ دیا جائے تو وہ نہ صرف معاشرے کا عضو معطل بن کر رہ جاتے ہیں بلکہ وہ مایوس ہو کر زندگی کی سرگرمی میں حصہ نہیں لیتے۔ نماز باجماعت عبادت کے ساتھ ساتھ سماجی زندگی کے میل ملاپ کا باعث بھی ہے اس لیے نبی ﷺ نے ایک نابینا شخص کو نماز گھر پر پڑھنے کی رعایت نہ دی۔

فرمان نبوی ﷺ ہے

"عَنْ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ، أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ:" يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ، شَاسِعُ الدَّارِ، وَلِي قَائِدٌ لَا يُلَائِمُنِي، فَهَلْ لِي رُخْصَةٌ أَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِي؟ قَالَ: هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: لَا أَجِدُ لَكَ رُخْصَةً"[33]

''نابینا صحابی ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: "اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نابینا ہوں، میرا گھر دور ہے، اور مجھے مسجد تک لانے کے لیے کوئی شخص نہیں، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

اسے اپنے گھر میں نماز ادا کرنے کی رخصت دے دی، اور جب وہ جانے کے لیے پلٹا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور فرمانے لگے: کیا تم نماز کے لیے اذان سنتے ہو؟ تو اس نے جواب دیا: جی ہاں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر آیا کرو" میں تمہارے لیے کوئی رخصت نہیں پاتا۔''

## ضرورتوں کی فراہمی حکمران کی ذمہ داری قرار دیا

اسلام نے اس بات کی ذمہ داری حکمرانوں پر بھی ڈالی کہ اگر والدین کوشش کے باوجود ایسے بچوں کی ضروریات پوری نہ کر سکیں تو حاکم کی ذمہ داری ہے وہ ان لوگوں کی سہولیات اور ضرورتوں کا خیال رکھے۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

"((وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))" 34

''اور جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی ضرورت پوری کرتا ہے۔ اور جو شخص کسی مسلمان سے اس کی مصیبت کو دور کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی مصیبتوں میں سے کوئی مصیبت اس سے دور کرے گا۔ اور جس نے کسی مسلمان کی ستر پوشی کی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی ستر پوشی کرے گا۔''

معذور افراد پر توجہ دینے ان کے معاشرتی مقام کے حوالے سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طرزِ عمل مشعلِ راہ ہے۔ ''ایک دفعہ حضرت عمر بن خطابؓ کچھ افراد کو کھانا کھلا رہے تھے۔ اسی اثنا میں انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو بائیں ہاتھ سے کھانا کھا رہا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے بندہ خدا! دائیں ہاتھ سے کھا۔ اُس نے جواب دیا کہ ''وہ مشغول ہے۔'' آپ آگے بڑھ گئے۔ جب دوبارہ گزرے تو پھر وہی فرمایا اور اُس شخص نے پھر وہی جواب دیا۔ جب تیسری بار آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس کو ٹوکا تو اُس نے جواب دیا کہ ''موتہ کی لڑائی میں میرا دایاں ہاتھ کٹ گیا تھا۔'' یہ سن کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے اور پاس بیٹھ کر اُس سے پوچھنے لگے کہ تمہارے کپڑے کون دھوتا ہے؟ اور تمہاری دیگر ضروریات کیسے پوری ہوتی ہیں؟ تفصیلات معلوم ہونے پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے لیے ایک ملازم لگوا دیا۔ اسے ایک سواری دلوائی اور دیگر ضروریاتِ زندگی بھی دِلوائیں۔''[35]

### مجبور افراد کے ساتھ مہربانی کا رویہ اختیار کرنے کا حکم

نبی کریم ﷺ نے معذور افراد کے ساتھ شفقت و مہربانی کو رزق میں وسعت کا سبب قرار دیا:

"عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الدَّرْدَاءِ،يَقُولُ:سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ابْغُونِي الضَّعِيفَ، فَإِنَّكُمْ إِنَّمَا تُرْزَقُونَ وَتُنْصَرُونَ بِضُعَفَائِكُمْ۔"36

"حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے لئے تم لوگ کمزور لوگوں کی تلاش کیا کرو، کیونکہ ان کی وجہ سے تمہیں رزق دیا جاتا ہے اور تمہاری مدد کی جاتی ہے۔"

### خلاصہ کلام

غرض یہ کہ اسلام سب انسانوں کی فلاح اور کامیابی کی ضمانت دیتا ہے اور اجتماعی زندگی کو ایک قافلہ کی مانند قرار دیتے ہوئے پیچھے رہ جانے والوں کو چھوڑ کر جانے نہیں بلکہ انہیں اپنے ہمسفر رکھنے کا حکم دیتا ہے۔انہیں سہولت اور آسانی فراہم کرنے کو باعث اجر قرار دیتا ہے۔

عالمی سطح پر ان افراد کی فلاح و بہبود کے لیے کئی اقدامات کیے جا چکے ہیں مثلاً نابینا افراد کے لیے سفید چھڑی، بریل سسٹم، بریل موبائل، صوتی سوفٹ ویئرز، اے ٹی ایم پر بریل نمبرز لفٹ اور سلائیڈز تعمیر کروانا اور ملازمتوں میں خصوصی کوٹہ کا اجرا کیا جا چکا ہے۔حال ہی میں لاہور ہائیکورٹ نے اپنے ایک فیصلہ میں ان کی ملازمت کے حق میں فیصلہ دیا ہے۔حکومت اور معاشرے دونوں کا فرض ہے کہ جوہر فرد سے بقدر صلاحیت کام لیا جائے تاکہ وہ بھی قومی و ملی دھارے میں شامل ہو کر مطمئن زندگی گزار سکے۔اور نبی ﷺ جہاد پر جاتے ہوئے عبد اللہ ابن مکتوم کو مدینہ میں اپنا نائب مقرر فرماتے تھے۔اور اس بات کا بھی خیال رکھنا ضروری ہے کہ انہیں جو ضرورتیں وہ خود پوری نہ کر سکیں ان میں ان کی معاونت کی جائے۔

## حوالہ جات وحواشی

[1]۔ ابن منظور، أبو الفضل،محمد بن مكرم بن على،، جمال الدين ابن منظور الرويفعى الإفريقى (م 711ھ)، لسان العرب، دار صادر - بيروت ا، طبع سوم، 1414 ھ، ج۴، ص:۵۴۵

[2]- الفيومي ،أبو العباس، أحمد بن محمد بن علي الحموي، (م 770ھ)، المصباح المنير في غريب الشرح الكبير ،المكتبة العلمية – بيروت، ج٢،ص٣٩٨

[3]- مولوی فیروزالدین، فیروزاللغات، فیرازسنز، لاہور، س۔ن، ص1264

[4]- محمد بن احمد ازھری، تہذیب اللغۃ185/2 داراحیاء التراث، بیروت، 2001ء

[5]- www.um.org/rights/omdexshtonl. Retrieved19 October, 2016

[6]- عثمان علی عطاری، برصغیر کے بصارت سے محروم علماء کی دینی خدمات، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ، ادارہ علوم اسلامیہ، جامعہ پنجاب لاہور، ص3

[7]- https//theislamicworkplace.com/disability and Islam

[8]- http//www.disable-world.com/disability/types

[9]- البقرہ2:155

[10]- النساء4:95

[11]- التوبہ9:91

[12]- النساء4:98

[13]- التوبۃ9:60

[14] قاسمی، محمد آصف، مولانا، تفسیر بصیرتِ قرآن، مکتبہ بصیرتِ قرآن، کراچی، س ن، ج:3، ص:28

[15] جصاص، أحمد بن علي أبو بكر الرازي الحنفي (المتوفى: 370ھ)، أحكام القرآن، تحقيق: محمد صادق القمحاوي – (عضو لجنة مراجعة المصاحف بالأزهر)، دار احیاء التراث العربي، بیروت، 1405ھ، ج۴، ص ۳۲۲

[16]- البقرہ2:282

[17]- النور24:61

[18]- تفسیر الکتاب، ڈاکٹر محمد عثمان

[19]- نابینائی، میکس وڈ- مترجم ڈاکٹر محمد عبدالقوی لقمان، مکتبہ معین الادب اردو بازار، لاہور، 1965، ص9

[20]- عبس ۸۰:۱-۲

[21] دریابادی، عبدالماجد، مولانا، تفسیر قرآن (تفسیر ماجدی)، مجلس نشریات قرآن، کراچی، س۔ن، ج۳، ص ۴۷

۔[22] 41:17

۔[23] عبس/2

۔[24] البقرۃ،۲:18

۔[25] المائدۃ،۵:71

۔[26] تفسیر مفردات القرآن، مولانا محمد عبدہ فیروز پوری

۔[27] النساء،6:4

28 بخاری، محمد بن اسمعیل، الجامع الصحیح، کتَاب تقْصِیرِ الصَّلَاۃِ، بَابُ إِذَا لم یُطِقْ قَاعِدًا صَلَّی عَلَی جَنْبٍ، دار طوق النجاۃ، 1422ھ، حدیث نمبر ۱۱۱۷

29 البقرہ، ۲:۱۸۴

30 التوبہ 91:9

31 النساء 95:4

32 البخاری، ابو عبداللہ محمد بن بخاری،، کتاب الجہاد والسیر، بَابُ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالَی: ،رقم الحدیث 2831

33 ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، السنن،، کتاب الصلوۃ، باب فی التشدید فی ترک الجماعۃ، حدیث نمبر ۵۵۲

34 صحیح البخاری، کتاب الاکراہ، بَابُ یَمِینِ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهِ إِنَّهُ أَخُوهُ، إِذَا خَافَ عَلَيْهِ القَتْلَ أَوْ نَحْوَهُ، حدیث: ۶۹۵۱

35 ابویوسف، کتاب الآثار، 208:1

۔[36] نسائی، احمد بن شعیب بن علی ، ابو عبدالرحمان ، ،السنن الصغریٰ، کتاب الجہاد، الاستنصار بالضعیف، مکتب المطبوعات الاسلامیہ، حلب، 1406ھ، رقم الحدیث 3179، ج6، ص45